بسم الله الرحمن الرحيم

بِسْمِ اللهِ والحَمْدُ للهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَالَاهَ ، أَمَّا بَعْدُ :

39: تعدیل کو کسی شخص پر لاگو کرنا جبکہ اس کے بارے میں جرح مفسر موجود ہو اِلَّا یہ کہ تعدیل کرنے والے نے اس جرح کا ذکر کرکے علم کے ساتھ اس کا ردّ بھی کیا ہو منہج سلف میں سے نہیں ہے۔

40: مجمل جرح کو کسی ایسے شخص پر لاگو کرنا جس کی عدالت ثابت ہو اِلَّا یہ کہ جرح کو مفسر بیان کیا جائے یا کسی بڑے امام کی جانب سے صادر ہوئی ہو تو نفس اس جانب مائل ہوتا ہے منہج سلف میں سے نہیں ہے۔

"ليس من منهج السلف" لفضیلۃ الشیخ محمد بن عمر بن سالم بازمول حفظہ اللہ، اس پیارے رسالے کی شرح کا درس جاری ہے اور آج کی نشست میں پوائنٹ نمبر 39 اور 40 دونوں ایک جیسے ہیں تو ایک ساتھ پڑھ لیتے ہیں بات دونوں پر کرتے ہیں ان شاء اللہ۔

پوائنٹ نمبر 39، شیخ صاحب فرماتے ہیں:

"ليس من منهج السلف : إعمال التعديل مع وجود الجرح المفسر إلَّا إذا ذكره المعدل ورده بعلم"

(تعدیل کو کسی شخص پر لاگو کرنا جبکہ اس کے بارے میں جرح مفسر موجود ہو منہج السلف میں سے نہیں ہے اِلَّا یہ کہ تعدیل کرنے والے نے اس جرح کا ذکر کرکے علم کے ساتھ اُس کا ردّ بھی کیا ہو)

پوائنٹ نمبر 40:

"ليس من منهج السلف : إعمال الجرح المجمل في حق من ثبتت عدالته، إلَّا إذا فسر، أو صدر من إمام كبير، فالنفس أميل إليه"

(مجمل جرح کو کسی ایسے شخص پر لاگو کرنا جس کی عدالت ثابت ہو منہج السلف میں سے نہیں ہے اِلَّا یہ کہ جرح کو مفسر بیان کیا جائے یا کسی بڑے امام کی جانب سے صادر ہوئی ہو تو نفس اس جانب مائل ہوتا ہے)

الجرح والتعدیل کے تعلق سے یہ دو پوائنٹ ہیں اور منہج السلف میں سے ہیں۔ جرح اور تعدیل کا علم ایک شریف علم ہے عظیم علم ہے اللہ تعالیٰ نے اس امت کو خصوصیت بخشی ہے اس علم کی کسی اور قوم کے لیے یہ علم نہیں ہے، آج کے تمدن کے زمانے میں بھی جتنی بھی سائنسز (Sciences) موجود ہیں کسی نے بھی اس علم کی طرف دیکھا نہیں ہے، یہ وہ علم ہے جس سے کسی بھی علم کی حفاظت آسانی سے ہو سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا دین محفوظ ہے قرآن مجید کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے:

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ⑨﴾ (الحجر:9)، اور قرآن مجید کی حفاظت سے پورا دین محفوظ ہے لیکن دین صرف قرآن مجید پر قائم نہیں ہے دین قرآن اور حدیث دونوں پر قائم ہے کیونکہ وحی کی دو قسمیں ہیں:

(۱)"قال اللہ"

(۲)"وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے لفظ کی حفاظت کا خود ذمہ لیا ہے، معنی کی تحریف لوگوں نے کی ہے لیکن لفظ کوئی تحریف کوئی تبدیل کر نہیں سکتا، اور حدیث کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں میں سے خاص بندوں کو توفیق عطا فرمائی ہے خاص انعام اور احسان کیا ہے کہ وحی کی جو دوسری قسم ہے جو حدیث ہے اس کی حفاظت کی ہے (سبحان اللہ)۔

تو جرح اور تعدیل یہ خاص علم ہے اس امت کے لیے خاص ہے، اللہ تعالیٰ نے اس علم کے لیے خاص لوگوں کو چنا ہے تاکہ دین کی آسانی سے حفاظت کی جائے۔

امام بخاری رحمہ اللہ کی وفات کو کتنی صدیاں گزر گئیں ہزار سال سے زیادہ گزر گیا ہے (سبحان اللہ)، قرآن مجید کے بعد سب سے سچی کتاب سمجھی جاتی ہے، اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کو چودہ سو سال گزر گئے ہیں فرمان آج بھی محفوظ ہے۔ کیسے محفوظ ہے؟ دنیا میں کسی بھی شخص کے اقوال اتنے محفوظ نہیں ہیں جتنا کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین محفوظ ہیں دنیا کے کسی شخص کو بھی دیکھ لیں آپ۔ نصاریٰ نے بڑی کوشش کی ہے اس کے باوجود بھی کتنی انجیل ہیں ایک ہے؟ معروف کتنی ہیں؟ چار ہیں، گوسپل (Gospel) معروف چار ہیں ویسے ان کی بہت ساری بہت زیادہ ہیں بلکہ ریوائزڈ ایڈیشن (Revised edition) بھی نکلتے رہتے ہیں اُن کے ہر دس سال کے بعد۔

الغرض تو علم جرح اور تعدیل خاص علم ہے اس کا مطلب کیا ہے؟

(۱) جرح کا معنی ہے کہ کسی راوی کے بارے میں ایسی بات کر دینا جس کی وجہ سے اس کی روایت کو رڈ کیا جاتا ہے یہ جرح ہے۔

(۲) اور تعدیل کا معنی یہ ہے کہ کسی راوی کے بارے میں کوئی ایسی صفت بیان کر دینا جس کی وجہ سے اس کی روایت کو قبول کیا جائے۔

تو اس علم کا تعلق راویوں سے ہے "رواۃ الحدیث"۔

اور حدیث کیا ہے؟ وحی کی دوسری قسم ہے۔

تو جرح اور تعدیل کا علم حقیقت میں راویوں کے تعلق سے خاص علم ہے جس سے خود راوی کو جانچا جاتا ہے اس کے قول کو نہیں (راوی کون ہے اصل میں) جو کہہ رہا ہے وہ تو حدیث بیان کر رہا ہے لیکن خود راوی کون ہے اس کے بارے میں جو حدیث بیان کر رہا ہے اس کی حالت کو جانا جاتا ہے اس علم کے توسط سے اور پھر یہ حکم لگایا جاتا ہے کہ کیا قابل قبول ہے اس کی بات یا نہیں۔

اور اس کی غرض اس علم کا فائدہ کیا ہے یا کیوں یہ علم موجود ہے؟ دین کی حفاظت کے لیے، حدیث کی حفاظت سے دین کی حفاظت ہوتی ہے اور اس کی دلیل میں یعنی آیات بھی ہیں میں صرف ایک دو حدیث یا سلف کے اقوال سامنے رکھ دیتا ہوں وقت کی قلت کی وجہ سے:

1- صحیح بخاری، مسلم میں سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت مانگی اندر آنے کے لیے ملنے کے لیے تو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ "(کہ اپنی قوم کا بُرا بندہ ہے یہ (سب سے بُرا بندہ ہے))، توجب یہ شخص داخل ہوا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خندہ پیشانی سے اس شخص سے ملے توجب وہ چلا گیا سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی اے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جب یہ شخص داخل ہو رہا تھا تو آپ نے یہ کہا اور جب وہ آپ کے سامنے آکر بیٹھا تو آپ نے بڑی خندہ پیشانی سے اُس سے بات کی ہے (یعنی تعجب ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا کیوں کیا ہے؟!)، اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اے عائشہ! آپ نے کب مجھے دیکھا کہ میں کوئی فحش باتیں کرنے والا ہوں یا فحش باتیں کرتا ہوں بے شک اللہ تعالیٰ کے ہاں بد ترین لوگ وہ ہیں قیامت کے دن جن کے شر سے بچنے کے لیے لوگ اُن کو چھوڑ دیتے ہیں"۔

یعنی یہ شخص بداخلاق تھا اس کے شر سے بچنے کے لیے جو بُرائی تھی وہ بیان کر دی ہے کہ اس بندے کے اندر خلل ہے اس کے اخلاق میں خرابی ہے اپنی قوم میں سب سے بُرا بندہ ہے یہ لیکن جب بیٹھا وہ شخص تو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے کوئی بات نہیں کی کیونکہ وہ خود ملنے آیا تھا خندہ پیشانی سے ملا، تو تعجب ہوتا ہے کہ جب سامنے تھا تو آپ نے کچھ نہیں کہا جب آپ کے سامنے بیٹھا تھا تو آپ نے کچھ بُرائی اُس وقت نہیں کی! یعنی یہ غیبت نہیں تھی اُس کی حالت بیان کرنی تھی کہ اُس کی حالت کیسی ہے تاکہ اُس کے شر سے دوسرے لوگ بھی محفوظ ہو جائیں اور یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں قیامت کے دن بدترین لوگ وہ ہیں جن کے شر سے محفوظ ہونے کے لیے لوگ دنیا میں اُن کو چھوڑ دیتے ہیں یعنی اُن کے ساتھ رہن سہن نہیں رکھتے بداخلاقی کی وجہ سے (یعنی اخلاق حسن اخلاق کی اہمیت ہے)۔

(**بخاری** حدیث نمبر 5707 اور 5780، اور **صحیح مسلم** حدیث نمبر 2591)۔

2-اور دوسری دلیل جرح اور تعدیل کی **صحیح مسلم** میں حدیث نمبر 3770 میں معروف حدیث ہے سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قصہ کہ جب ابو عمرو بن حفص نے اُن کو طلاق دی تو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب آپ کی عدت گزر جائے تو مجھے بتانا، جب عدت گزر گئی تو سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عرض کرتی ہیں کہ میری طرف معاویہ بن أبی سفیان اور ابو جہم کی طرف سے منگنی کا پیغام آیا ہے، اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں سن لیں ابو جہم کے تعلق سے: "ابو جہم اپنے کندھے سے کبھی لکڑی رکھتا ہی نہیں ہے اور معاویہ جو ہے مسکین ہے اس کے پاس مال نہیں ہے تم اسامہ بن زید سے شادی کر لو" إلى آخر الحديث۔ تو اس سے کیا ثابت ہوتا ہے؟

سیدنا اسامہ بن زید کی تعدیل ہوئی سیدنا معاویہ بن أبی سفیان اور ابو جہم کی جرح ہوئی ہے کہ نہیں؟

اس وقت یہ موجود نہیں تھے تو یہ غیبت نہیں ہے بلکہ جب کوئی شخص آپ سے مشورہ لیتا ہے آپ پر واجب ہے کہ اس وقت اسے صحیح بات کہو ،اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب طلاق ہو گئی تھی عدت بھی ختم ہو گئی تو "مجھے بتانا" اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

پہلے سے پیغام آچکے تھے کہا ان دو لوگوں کا پیغام آیا ہے میں کیا کروں؟ ان دونوں سے شادی مت کرو (سبحان اللہ)۔

3-امام مسلم نے اپنی **صحیح** کے مقدمے میں سے دو روایات میں لے کر آتا ہوں بس ایک صحابی کی اور ایک معروف تابعی کی، اپنی سند سے امام مسلم امام مجاہد رحمہ اللہ کا قول نقل کرتے ہیں کہتے ہیں: "کہ بُشیر بن کعب العدوی یہ شخص ہے سیدنا عبداللہ بن عباس کی طرف آیا اور حدیثیں پڑھنا شروع کر دیں اور یہ کہا:

"قال رسول الله صلى عليه وآله وسلم، قال رسول الله صلى عليه وآله وسلم"؛ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس حدیث کو سننے سے انکار کر دیا اس کی طرف دیکھا ہی نہیں تو بُشیر نے کہا: "يا ابن عباس مالي لا أراك تسمع لحديثي "(اے عبداللہ بن عباس! تمہیں کیا ہو گیا ہے تم حدیث سنا کیوں نہیں چاہتے ہو؟! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان کر رہا ہوں اور تم سنتے ہی نہیں ہو!)، سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: "ہم پہلے لوگوں سے حدیث سن لیا کرتے تھے جب یہ کہا جاتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تو ہم فوراً اُس کی طرف دیکھتے بھی تھے (یعنی اپنی آنکھوں سے دیکھتے بھی تھے) اپنے کانوں سے سنتے بھی تھے جب لوگوں نے مشکل راستے اپنا لیے یعنی ایسی احادیث بھی روایت کرنا شروع کر دیں جن کی کوئی صحت نہیں ہے کوئی وجود نہیں ہے تو ہم نے لوگوں سے صرف وہی لینا شروع کر دیا جو ہم جانتے ہیں (یعنی یہ بات جو تم کر رہے ہو میں نہیں جانتا ہوں کہ تم کیا کہہ رہے ہو)"۔

کیوں؟ کیونکہ فتنہ شروع ہو گیا تھا لوگوں نے من گھڑت روایات اہل بدعت نے اہل باطل نے جو دین کے دشمن تھے انہوں نے بھی باتیں کرنا شروع کر دیں کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرما دیا۔

یہ کب کی بات ہے؟ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی وفات کب ہوئی؟ 67 ہجری۔

آگے امام مسلم رحمہ اللہ اپنی سند سے امام ابن سیرین رحمہ اللہ کا معروف قول بیان کرتے ہیں کہ محدثین جو ہیں وہ سند کے تعلق سے سوال نہیں کرتے تھے جب فتنہ واقع ہوا تو انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا:

" سموا لنا رجالكم "(کہ تمہارے جو راوی ہیں ذرا وہ تو بتاؤ کون ہیں)

"فينظر إلى أهل السنة فيؤخذ حديثهم "(تو اہل سنت کی طرف دیکھا جاتا اور حدیث کو لیا جاتا)

"وينظر إلى أهل البدع فلا يؤخذ حديثهم "(اور اہل بدعت کو دیکھا جاتا اور اُن کی حدیث کو چھوڑ دیا جاتا)۔

اور معروف قول اُن کا اسی مقدمہ صحیح مسلم میں: "إنّ هذا العلم دين، فانظروا عمن تأخذون دينكم"۔

اور اس پر اجماع بھی ہے آئمہ حدیث کا جرح اور تعدیل پر۔

اب مسئلہ یوں سمجھ لیں کہ جرح اور تعدیل کا سمجھ آگیا ہے اب مسئلہ کیا ہے منہج السلف میں سے کیا نہیں ہے جو باتیں اوپر میں نے بیان کی ہیں؟

پہلا جو پوائنٹ ہے 39 کہ تعدیل کو کسی شخص پر لاگو کرنا جبکہ اس کے بارے میں جرح مفسر موجود ہے۔

تعدیل ہے اور جرح ہے، ایک شخص ہے اس پر کسی نے جرح مفسر کی ہے (مفسر سے مراد تفصیل بیان کی ہے کہ اس کی جرح کی وجہ کیا ہے یعنی وہ شرابی ہے راوی جو ہے یا اُس نے جھوٹ بولا ہے یا اُس کی کوئی غلطی جس نے جرح کی ہے اُس کی غلطی بھی بیان کی ہے کہ اُس کے اندر کیا غلطی

ہے کیا مسئلہ ہے، یہ کیا ہے؟ اسے کہتے ہیں جرح مفسر) اور کوئی شخص آکر کہتا ہے کہ نہیں یہ ثقہ ہے یا صدوق ہے؛ جس نے ثقہ کہا ہے یا صدوق کہا ہے یا تو اُس کو علم نہیں ہے کہ اس پر جرح کی گئی ہے، تو منہج السلف میں سے یہ نہیں ہے کہ جس شخص پر جرح مفسر کی جائے پھر کوئی اُٹھ کر اُس کی تعدیل کرے۔

تعدیل کو کسی شخص پر لاگو کرنا جبکہ اُس کے بارے میں جرح مفسر موجود ہے اب تعدیل اُس پر لاگو نہیں کی جائے گی یہ منہج السلف میں سے نہیں ہے اِلّا یہ کہ (استثناء ہے) تعدیل کرنے والے نے اس جرح کا ذکر کر کے علم کے ساتھ اُس کا ردّ بھی کیا ہو کہ ہاں پہلے یہ شرابی تھا میں جانتا ہوں جرح کی گئی اب اُس نے توبہ کرلی ہے میں جانتا ہوں۔

اب یہ تعدیل جرح کے بعد ہوئی مفسر جرح کے ساتھ وضاحت کی گئی ہے کہ نہیں؟ اب یہ تعدیل قابل قبول ہے، کہ وہ پہلے ٹھیک نہیں تھا اب اُس نے توبہ کرلی ہے اب وہ ٹھیک ہو گیا ہے، تو تعدیل کرنے والا اگر جرح مفسر کا رد کرتے ہوئے، وضاحت کر کے اسے دور کردے تب بھی منہج السلف میں سے ہے۔

لیکن اگر جرح مفسر موجود ہے کسی شخص پر اور کوئی شخص صرف تعدیل کر دیتا ہے جرح مفسر کو چھوڑ کر تب اُس کی بات نہیں مانی جائے گی کیونکہ منہج السلف میں سے نہیں ہے۔

پوائنٹ نمبر 40 اس سے ملتا جلتا ہے کہ ایک جرح مجمل ہے یعنی کسی نے جرح کر دی کہتا ہے کہ اُس کی روایت مت لو۔

کیوں نہ لوں بھئی؟! بس مت لو روایت اُس کی۔ یہ کیا ہے؟ مجمل جرح ہے وجہ نہیں بتائی کہ سبب کیا ہے جرح کا روایت کیوں نہیں لی جائے اُس کی۔ تو مجمل جرح کو کسی ایسے شخص پر لاگو کرنا جس کی عدالت ثابت ہو، ایک شخص ثقہ ہے اور کوئی شخص کہتا ہے کہ اس کی روایت مت لو۔

اچھا کیوں نہ لوں؟ کہتا ہے بس مت لو۔ نہیں! غلط ہے، جب اُس کی عدالت ثابت ہو چکی ہو اب اس کی عدالت ختم کرنے کے لیے جرح مفسر کا ہونا لازمی ہے کہ اس کا سبب بھی بیان کریں کہ کیوں روایت نہ لی جائے۔

مجمل جرح کو کسی ایسے شخص پر لاگو کرنا جس کی عدالت ثابت ہو منہج السلف میں سے نہیں ہے اِلّا یہ کہ جرح کو مفسر بیان کیا جائے یا کسی بڑے امام کی جانب سے صادر ہوئی ہو تو نفس اُس جانب مائل ہو جاتا ہے۔

یعنی فلاں ثقہ ہے اور کوئی شخص آکر کہتا ہے کہ یہ ثقہ نہیں ہے اس کا ثبوت یہ اور یہ ہے میں نے اس کو دیکھا ہے یعنی سود کھاتے ہوئے یا جوا کھیلتے ہوئے مثال کے طور پر تو جرح مفسر ہو گئی اُس نے دیکھا ہے، اور اُس زمانے میں جھوٹ کوئی نہیں بولتا تھا یاد رکھیں۔ میں نے دیکھ لیا ہے اب جرح مفسر ہو گئی ہے یا ایسا امام اُس کی جرح کرے جو بڑا امام ہو جرح اور تعدیل کا تو نفس اس جانب مائل ہے کہ یہ شخص جو ہے جس نے جرح کی ہے اگرچہ وجہ بھی بیان نہیں کی تو یہ بڑا امام ہے اس علم کا اور بغیر علم کی بات نہیں کرتا اُس سے ہمیشہ معروف ہے یہ بات تب تو نفس اس جانب مائل ہے۔

اگر تعارض ہو جرح اور تعدیل کا میں آخر میں یہ بتا دوں شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ جیسا ہم پہلے بھی پڑھ چکے ہیں مصطلح الحدیث میں کہ جب جرح اور تعدیل آپس میں ٹکرا جائے تو کرنا کیا چاہیے، شیخ صاحب فرماتے ہیں اس کی "**أربعة أحوال**" چار صورتیں ہیں:

1- کہ دونوں مبہم ہوں (جرح اور تعدیل دونوں مبہم ہوں) یعنی نہ تو جارح نے بتایا کہ جرح کیا ہے کیوں ہے کیا سبب ہے، نہ تعدیل والا نے بتایا کہ تعدیل اُس نے کیوں کی ہے، ثقہ کیوں کہا ہے، تعدیل کیوں کی ہے۔

تو شیخ صاحب فرماتے ہیں اگر ہم یہ کہیں کہ جرح مبہم کو قبول نہیں کیا جاتا تو تعدیل کو ہی مقدم کیا جائے گا کیونکہ اس کا کوئی معارض نہیں ہے (واقع میں حقیقتاً) اور اگر اس کو قبول کیا جائے "وهو الراجح حصل التعارض"؛ تعارض تب ہوتا ہے تو ان دونوں میں سے جو راجح ہے اُس کو لیا جائے گا، تاکہ جو کہہ رہا ہے اُس کی عدالت کے تعلق سے یا کیا واقعی دونوں میں سے جو تعدیل کر رہا ہے یا جرح کر رہا ہے جس کی تعدیل یا جرح کی جا رہی ہے، اب تعارض ہے کہ ایک نے کہا ثقہ ہے ایک نے کہا نہیں ہے ثقہ تو ٹکرا گئے ایک شخص کے بارے میں، تو مانیں گے کہ نہیں گیا کہ نہیں:

(۱) تو ایک قول یہ ہے کہ جب تک جرح مفسر نہ ہو تو تعدیل مقدم کی جائے گی۔

(۲) شیخ صاحب فرماتے ہیں دوسرا یہ بھی ہے کہ دونوں میں سے دیکھا جائے گا کہ جو جس کی جرح کر رہا ہے اس شخص کی اس کو دونوں میں سے کون زیادہ بہتر جانتا ہے جو جرح کر رہا ہے وہ زیادہ بہتر جانتا ہے یا جو تعدیل کر رہا ہے وہ زیادہ بہتر جانتا ہے تو پہلے یہ بات ہے، دوسرا کہ دونوں میں سے عدل کون ہے ثقہ کون ہے زیادہ:

(۱) پہلی بات کہ جارح یا معدّل دونوں میں سے ثقہ کون ہے۔

(۲) دوسری بات کہ اس کو بہتر کون جانتا ہے دونوں میں سے۔

(۳) تیسرا أسباب الجرح والتعدیل کے تعلق سے کون زیادہ بہتر عالم ہے۔

(۴) اور چوتھا جو ہے کثرۃ العدد کہ جارح زیادہ تر وہ ہیں جو جرح کر رہے ہیں یا زیادہ تر وہ ہیں جو تعدیل کر رہے ہیں۔

یہ کب؟ اگر دونوں مبہم ہوں تو یہ مرجحات ہیں جو چار مرجحات ہیں جب یہ پائی جاتی ہیں تب اس قول کو لیا جاتا ہے۔

2- دوسرا دونوں مفسر ہوں کہ جارح بھی ثبوت پیش کر رہا ہے اور تعدیل کرنے والا بھی ثبوت پیش کر رہا ہے، تو شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ یہاں پر جرح کو مقدم کیا جائے گا؛ کیوں؟ کیونکہ اس کے پاس "زيادة علم " ہے جو جرح کر رہا ہے اُس کے پاس وہ علم ہے جو تعدیل کرنے والے کے پاس نہیں ہے اُس نے وہ چیز دیکھی ہے جو اُس نے نہیں دیکھی ہے یا اُس کے پاس وہ خبر ہے جو اُس کو نہیں پہنچی ہے اِلَّا یہ کہ تعدیل کرنے والا شخص یہ کہے کہ میں یہ سبب جانتا ہوں یہ جرح جانتا ہوں جو اس پر کی گئی ہے اور یہ سبب ختم ہو چکا ہے، تب تعدیل کو آگے کیا جائے گا مقدم کیا جائے گا کیونکہ اب معدّل کے پاس زیادہ علم ہے۔ واضح ہے؟

پہلی صورت دونوں مبہم ہیں۔ دوسری صورت دونوں مفسر ہیں۔

3- تیسری صورت: "أن يكون التعديل مبهماً والجرح مفسرًا": تعدیل مبہم یا جرح مفسر ہے کسے آگے کیا جائے گا؟ جرح کو کیونکہ اُس کے پاس زیادہ علم ہے۔

4-چوتھی صورت اس کے برعکس: "أن يكون الجرح مبهماً، والتعديل مفسَّراً": جرح مبہم اور تعدیل مفسر ہے تو کسے آگے کیا جائے گا؟ تعدیل کو کیونکہ یہ راجح ہے۔

منہج السلف کے جرح اور تعدیل کے تعلق سے خاص اصول ہیں اس منہج پر چلنے والے لوگوں نے اپنی مرضی سے اپنی خواہش کے مطابق کوئی حکم نہیں لگایا بلکہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اس دین کی حفاظت کرتے ہوئے جو ان لوگوں کے مقامات تھے اس پر لوگوں کو کھڑا کر دیا، جو روایت کے قابل تھے اُن کی روایت کو قبول کیا جو روایت کے قابل نہیں تھے اُن کی روایت کو ردّ کیا اور یہ نہیں دیکھا کہ کوئی اُس کا رشتے دار ہے اُس کا بھائی ہے یا دوست ہے یہاں تک کہ امام علی بن المدینی رحمہ اللہ جو امام بخاری کے استاد ہیں اور امام احمد بن حنبل کے شاگرد ہیں جو جرح اور تعدیل کے علماء میں سے ہیں تو اُن سے کسی نے یہ پوچھا کہ اے امام! آپ یہ کہتے ہیں کہ فلاں ضعیف فلاں ضعیف ہے آپ یہ بتائیں آپ اپنے والد صاحب کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ بیٹا بھی روایت کرتا ہے باپ بھی روایت کرتا ہے، فرماتے ہیں: "میرا باپ ضعیف ہے اُس سے روایت مت لیا کرو"۔ اپنے باپ کے بارے میں بھی کہہ دیا کہ ضعیف ہے!

ضعف سے کیا مراد ہے؟ یہ نہیں کہ وہ عدل نہیں تھے بلکہ حافظے کی کمزوری بھی تو ضعف ہوتی ہے نا؛ حافظے کی کمزوری ہے یا اس جیسی کوئی اور وجہ ہے تو اپنے والد سے بھی وہ حدیث لینے سے منع کر دیتے تھے کیونکہ مقدم کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کا دین ہے اللہ تعالیٰ کے دین کی حفاظت ہر مسلمان کا مقصد ہے اللہ تعالیٰ نے اُن عظماء کو یہ توفیق دی ہے۔

(ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے اور پوری امت کو شرک بدعات اور خرافات سے محفوظ فرمائے (آمین))؛ واللہ أعلم۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس 40. یہ منہج السلف میں سے نہیں ہے- پوائنٹ نمبر 39 اور 40 سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio